OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

سیرتِ نبوی ﷺ میں ماحولیاتی اخلاقیات: درختوں، جانوروں اور پانی کے پائیدار استعمال کا تحقیقی جائزہ

Environmental Ethics in the Seerah of the Holy Prophet (PBUH): A Study of Sustainable Stewardship of Trees, Animals, and Water

Romasia Naik
Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Women University, Peshawar, Pakistan
Noreen Akber
Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Women University, Peshawar, Pakistan
Dr. Naseem Akhter (Corresponding Author)
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Women University, Peshawar, Pakistan
Email: khtr_nsm@ yahoo.com9

Abstract

The world is facing serious environ mental problems such as deforestation, water shortage, animal abuse, and pollution. Modern systems are trying to solve these issues through laws and agreements. However, the teachings of Islam and the Seerah (life) of the Holy Prophet Muhammad? provided complete environmental guidance more than fourteen hundred years ago. This research study analyzes the teachings of the Prophet? regarding the protection of trees, kindness to animals, and the proper use of water. It also highlights the relevance of these teachings in solving.

Keywords: Seerah of the Prophet (PBUH), Environmental Ethics, Islamic Environmental Stewardship, Sustainable Use of Natural Resources, Animal

CC BY

Welfare in Islam, Water Conservation, Hima and Haram Concept, Biodiversity Protection

تمہید

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ معاشرت، معیشت، اخلاقیات اور ماحولیات تک ہر شعبہ زندگی پر محیط ہے۔ آج جبکہ دنیا ماحولیاتی تباہی کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے، سیرتِ نبوی ﷺ کی تعلیمات ایک مضبوط حل پیش کرتی ہیں۔

جانوروں، درختوں اور پانی کے استعمال سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر خلیفہ (نائب) بنایا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انسان صرف مالک نہیں، بلکہ اللہ کی مخلوق کی دیکھ بھال اور حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات میں ماحولیاتی ذمہ داری ایک روحانی فریضہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر محض ایک استعمال کنندہ نہیں، بلکہ خلیفہ (Steward/ Vicegerent) بنا کر بھیجا ہے۔

خلافت کا مفہوم: قرآنی بنیاد: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک نائب (خلیفہ) بنانے والا ہوں۔"[1]

ا) خلافت کے تقاضے:

خلافت کا مطلب ہے کہ انسان زمین پر اللہ کی امانت کا محافظ ہے۔ فطرت (درخت، جانور، پانی، زمین) اللہ کی ملکیت ہے، اور انسان کا کام اس امانت کو عدل، رحمت اور حکمت کے ساتھ استعمال کرنا ہے۔

اس امانت میں فساد (بگاڑ یا ماحولیاتی تباہی) پھیلانا سب سے بڑی خیانت ہے۔

ب) اسلامی ماحولیاتی ذمہ داری کی چار بنیادی جہتیں:

اس خلافت کی روشنی میں، انسان کی فطرت کے ساتھ ذمہ داری کو چار اہم نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے:

a). وحدانیت (Tawhid – The Oneness of God) جل جلالہ

تعلق: تمام مخلوقات (انسان، جانور، پودے) ایک ہی خالق کی تخلیق ہیں، اس لیے وہ سب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔

نتیجہ: فطرت کے کسی بھی حصے کو نقصان پہنچانا دراصل خالق کی تخلیق کی بے حرمتی ہے۔ لہٰذا، ماحولیاتی تحفظ عبادت کا حصہ ہے۔

b). امانت (Amanah – Trust)

تعلق: زمین اور اس کے وسائل انسان کے سپرد ایک عظیم امانت ہیں۔

نتیجہ: ہمیں وسائل کو اعتدال سے استعمال کرنا چاہیے تاکہ ان میں اگلی نسلوں کے لیے حصہ باقی رہے۔ یہ تصور آج کے پائیدار ترقی (Sustainability) کے اصول کی بنیاد ہے۔

c). عدل و میزان (Justice and Balance)

قرآنی بنیاد: اللہ نے کائنات کو ایک کامل میزان (توازن) میں بنایا ہے:[2]

نتیجہ: انسان کا فرض ہے کہ وہ اس قدرتی توازن کو برقرار رکھے۔ جنگلات کا کٹاؤ، آلودگی اور نسلوں کا خاتمہ (Extinction) اس میزان کو بگاڑنا ہے۔

d). احسان (Ihsan - Benevolence/Excellence)

حدیثی بنیاد: نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "بیشک اللہ نے ہر چیز میں احسان (نیکی) کو فرض کر دیا ہے۔ پس جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو، اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو..."[3]

نتیجہ: یہ اصول ہر عمل کو بہترین طریقے سے کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس کا اطلاق جانوروں کے ساتھ رحم کا معاملہ کرنے (جیسا کہ ذبح میں) سے لے کر زمین کی دیکھ بھال تک ہوتا ہے۔ ہمیں درخت لگاتے وقت، پانی استعمال کرتے وقت، اور حتیٰ کہ فضلات ٹھکانے لگاتے وقت بھی احسان کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

خلاصہ:

یہ روحانی اور اخلاقی فریم ورک واضح کرتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات میں ماحولیاتی تحفظ سیکنڈری نہیں بلکہ پرائمری فریضہ ہے، جو انسان کی زمین پر موجودگی کا بنیادی مقصد ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ماحولیات کے تحفظ اور قدرتی وسائل کے صحیح استعمال کے حوالے سے نہایت جامع اور دوررس ہدایات دی ہیں، جن میں درختوں، جانوروں اور پانی کے حقوق اور ذمہ دارانہ استعمال پر زور دیا گیا ہے۔ یہ تعلیمات قرآن مجید اور احادیث نبویہ ؐمیں موجود ہیں:

1. درخت اور پودوں سے متعلق ہدایات (Afforestation and Protection of Plants)

آپؐ نے درخت لگانے کی بھرپور ترغیب دی اور اسے صدقہ جاریہ قرار دیا۔

i. شجرکاری کو صدقہ قرار دینا:

* حدیث شریف:

"جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کوئی کھیتی بوئے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا انسان یا جانور کھائے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔"[4]

ii. قیامت کے دن بھی درخت لگانے کی ترغیب:

* حدیث شریف:

"اگر قیامت قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو، اگر وہ اسے قیامت سے پہلے لگا سکتا ہے تو اسے ضرور لگا دے۔"[5]

.iii

کھیتی اور نسل کی تباہی کی مذمت:

* قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کھیتی اور نسل کو تباہ کرنے والوں کی مذمت فرمائی ہے۔

* آیت مبارک:

* ترجمہ: "جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی اور کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔"[6]

2. جانوروں سے متعلق ہدایات (Humane Treatment of Animals)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جانوروں کے ساتھ رحم اور شفقت کا معاملہ کرنے کی سخت تاکید فرمائی، اور ان پر ظلم کرنے سے منع کیا۔

ii. ہر جاندار کی خدمت پر اجر:

حدیث شریف:

ایک شخص نے سخت پیاس سے ہانپتے ہوئے کتے کو پانی پلایا تو اللہ نے اس کا یہ عمل قبول کیا اور اسے بخش دیا۔ اس پر صحابہ کرامؓ نے پوچھا: "اے اللہ کے رسولؐ! کیا جانوروں کی خدمت میں بھی ہمارے لیے اجر ہے؟" آپؐ نے فرمایا: "ہر زندہ جگر کی خدمت میں اجر و ثواب ہے۔"[7]

iii. جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھنے پر عذاب:

حدیث شریف:

"ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اس نے قید کر دیا تھا، نہ اسے کھانا دیا اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنی خوراک حاصل کرے۔"[8]

iv. پرندوں کے بچوں کو تکلیف نہ دینا:

حدیث: ایک سفر کے دوران آپؐ نے ایک چڑیا کو دیکھا جو اپنے بچوں کے چھین لیے جانے پر تڑپ رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: "کس نے اس کے بچوں کے معاملے میں اسے غمزدہ کیا؟ اس کے بچے اسے واپس کر دو۔"[9]

3. پانی کے استعمال سے متعلق ہدایات (Water Conservation)

پانی کو اللہ کی قیمتی نعمت قرار دیتے ہوئے، آپؐ نے اس کے ضیاع (اسراف) سے منع فرمایا، خواہ پانی کتنا ہی وافر کیوں نہ ہو۔

i. وضو میں پانی کا اعتدال:

حدیث شریف:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت سعدؓ کو وضو میں زیادہ پانی استعمال کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "یہ کیا فضول خرچی ہے؟" حضرت سعدؓ نے عرض کی: "کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟" آپؐ نے فرمایا: "ہاں! اگرچہ تم بہتی ہوئی نہر کے کنارے پر ہی کیوں نہ ہو۔"[10]

ii. تمام جانداروں کے لیے پانی کا حق:

قرآن کریم میں: پانی کو ہر زندگی کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

آیت مبارکہ:

ترجمہ: "اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنایا۔ کیا پھر بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے؟"[11]

خلاصہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات میں فطرت کے ان تینوں عناصر کو اللہ کی امانت قرار دیا گیا ہے، اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان کا استعمال ذمہ داری، اعتدال اور رحم دلی کے ساتھ کریں۔ یہ تعلیمات واضح طور پر ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کے اصولوں کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

ماحولیات سے متعلق اضافی نبوی تعلیمات

4. راستوں اور سایہ دار جگہوں کا تحفظ (Maintaining Public Spaces)

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہ صرف قدرتی وسائل کے استعمال کی بات کی بلکہ عام فلاح و بہبود اور صفائی کو بھی ایمان کا حصہ قرار دیا۔

i. فلاح عامہ کی جگہوں کی حفاظت:

حدیث شریف:

> آپؐ نے لوگوں کو تین لعنت کا موجب بننے والے کاموں سے بچنے کی تاکید فرمائی: "پاخانہ نہ کرو تین جگہوں پر: پانی کے گھاٹ پر، راستے کے درمیان اور سایہ دار جگہوں پر۔"[12]

مقصد:

اس ہدایت کا مقصد واضح طور پر عوام کے استعمال کی جگہوں، خاص طور پر پانی کے ذرائع اور سائے کے لیے لگائے گئے درختوں (جو لوگوں کے آرام کا ذریعہ ہیں) کو آلودگی اور نقصان سے محفوظ رکھنا ہے۔

ii. تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی صدقہ:

* حدیث شریف:

> "ایمان کے ستر سے کچھ زیادہ یا ساٹھ سے کچھ زیادہ شعبے ہیں۔ ان میں سب سے افضل 'لا الٰہ الا اللہ' کہنا ہے اور سب سے کم تر یہ ہے کہ تم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو، اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔"[13]

مقصد:

یہ تعلیم صرف صفائی ستھرائی تک محدود نہیں، بلکہ یہ ایک اخلاقی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے ماحول کو ہر قسم کے نقصان سے پاک رکھیں۔

5. شکار اور مارنے سے متعلق ضابطے (Regulations on Hunting and Killing)

آپؐ نے جانوروں کے حقوق کے تناظر میں، انہیں بلاوجہ مارنے یا شکار کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔

i. تفریح کے لیے شکار کی ممانعت:

حدیث شریف:

"جس نے کسی چڑیا کو بھی ناحق مارا، وہ قیامت کے دن اللہ سے فریاد کرے گی کہ اے میرے رب! اس نے مجھے بلاوجہ مارا اور کسی فائدے کے لیے نہیں مارا۔"[14]

مقصد:

جانوروں کو محض تفریح، کھیل یا بلاوجہ کے لیے قتل کرنے کی حوصلہ شکنی کی گئی، اور صرف ضروریاتِ زندگی (خوراک) کے لیے شکار کی اجازت دی گئی۔

ii. جانوروں کو داغنے کی ممانعت:

حدیث شریف:

"آپؐ نے گدھے کے چہرے کو داغے ہوئے دیکھا تو اس عمل کی سخت مذمت فرمائی۔"[15]

مقصد:

جانوروں کو تکلیف پہنچانے کے تمام طریقوں سے روکا گیا، جس میں ان کے چہروں کو داغنا یا انہیں اذیت دینا شامل ہے۔
یہ تعلیمات واضح کرتی ہیں کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو نہ صرف انسانوں کے حقوق بلکہ تمام ماحولیاتی عناصر کے حقوق اور تحفظ کو بھی یقینی بناتا ہے۔
ماحول سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات کا ایک اور بہت اہم حصہ ہے جسے "حِمیٰ" (Hima) اور حرم (Sanctuary) قرار دینے کے اصولوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ اصول موجودہ دور کے ماحولیاتی زونز (Ecological Zoning) اور محفوظ علاقوں (Protected Areas) کے تصورات سے مشابہت رکھتے ہیں۔

"حِمیٰ" اور "حرم" کا تصور (Protected Ecological Zones)

"حِمیٰ" اور "حرم" اسلامی ماحولیاتی تحفظ کے دو بنیادی اصول ہیں جو ریاست یا معاشرے کو کچھ علاقوں کو خصوصی طور پر محفوظ کرنے کا اختیار دیتے ہیں۔

6. حِمیٰ (Hima – The Reserve Zone)

"حِمیٰ" کا لغوی معنی ہے 'محفوظ کرنا' یا 'محصور کرنا'۔ یہ وہ مخصوص علاقے تھے جنہیں عوامی مفاد میں چراگاہوں یا قدرتی وسائل کے لیے مختص کیا جاتا تھا۔

نبوی تعلیمات:

حدیث شریف:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کا حِمیٰ (محفوظ علاقہ) ہے۔"[16]

مقصد:

اس حدیث کے ذریعے آپؐ نے واضح کیا کہ حِمیٰ کا تصور ناجائز ذاتی اجارہ داری کے لیے استعمال نہیں کیا جائے گا، بلکہ اسے صرف عوامی مفاد، جانوروں کے تحفظ (جیسے بیت المال کے اونٹوں کی چراگاہیں) اور قدرتی وسائل کے دیرپا انتظام کے لیے ریاست قائم کر سکتی ہے۔

فائدہ:

یہ اصول وسائل کی زیادتی (over-exploitation) کو روکتا ہے اور ان علاقوں میں جنگلات، پودوں اور جانوروں کو پنپنے کا موقع دیتا ہے۔ یہ آج کے جنگلی حیات کے ریزرو (Wildlife Reserves) کے تصور سے ملتا جلتا ہے۔

7. حرم (Haram – The Sacred Sanctuary)

"حرم" وہ علاقہ ہے جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود مقدس اور محفوظ قرار دیا۔ اس کی دو واضح مثالیں ہیں: حرم مکی اور حرم مدنی۔

i. حرم مدنی کی حفاظت:

حدیث شریف:

"آپؐ نے مدینہ کے ارد گرد ایک خاص علاقے کو حرم قرار دیتے ہوئے فرمایا: "میں اس شہر کے دونوں کناروں (پہاڑوں) کے درمیان کے علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں۔ نہ اس کے کانٹے دار درخت کاٹے جائیں اور نہ یہاں شکار کیا جائے۔"[17]

مقصد:

اس علاقے میں ہر قسم کی غیر ضروری مداخلت، جیسے درخت کاٹنا، پودوں کو نقصان پہنچانا یا جانوروں کا شکار کرنا، ممنوع قرار دیا گیا۔ یہ ایک مکمل ماحولیاتی پناہ گاہ کا درجہ رکھتا ہے۔

اہمیت:

یہ تعلیمات بتاتی ہیں کہ مخصوص حیاتیاتی تنوع (Biodiversity) کے علاقوں کو ان کی نازکی کی وجہ سے خصوصی قانونی تحفظ فراہم کیا جانا چاہیے، جہاں فطری توازن کو برقرار رکھا جا سکے۔

نتیجہ:

حِمیٰ اور حرم کا تصور دراصل ماحولیاتی نظم و نسق (Ecological Governance) کی پہلی شکلیں تھیں، جو بتاتی ہیں کہ وسائل کی کثرت کے باوجود، ان کے بہترین اور پائیدار استعمال کے لیے منصوبہ بندی اور قانونی حدود ضروری ہیں۔

اس بات کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، میں ماحولیاتی ذمہ داری سے متعلق ایک بہت اہم پہلو کو اجاگر کرتا ہوں جس کا تعلق آلودگی کی روک تھام اور اخلاقی ذمہ داری (Environmental Ethics) سے ہے۔

8. آلودگی کی روک تھام اور اخلاقی ذمہ داری (Pollution Prevention and Environmental Ethics)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ذاتی اور عوامی سطح پر ہر قسم کی آلودگی پھیلانے اور نقصان دہ فضلات سے ماحول کو خراب کرنے سے منع فرمایا۔

i. صفائی نصف ایمان ہے:

صفائی کو دراصل ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی یہ تعلیمات بنیادی طور پر ہمیں سکھاتی ہیں کہ صفائی صرف جسمانی نہیں بلکہ ماحول کی بھی ذمہ داری ہے۔

* حدیث:

"صفائی (طہارت) نصف ایمان ہے۔"[18]

مقصد:

اس تعلیم کا اطلاق نجی زندگی کے ساتھ ساتھ عوامی مقامات اور ماحول کی صفائی پر بھی ہوتا ہے۔ ماحول کو پاک صاف رکھنا دراصل ایمان کا تقاضا ہے، اور یہ آلودگی کی روک تھام کا بنیادی اصول ہے۔

ii. گندگی اور نقصان دہ فضلات سے متعلق ہدایات:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایسے کاموں سے منع فرمایا جو نہ صرف ناگوار گزریں بلکہ ماحول کو بھی آلودہ کریں۔

iii. کچرا پھینکنے کی ممانعت:

* حدیث:

"اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھو، اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔" (جن کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ کچرا گھروں میں جمع رکھتے تھے)۔[19]

مقصد:

اس میں جگہ جگہ کچرا یا فضلات پھینکنے کی ممانعت شامل ہے، جو کہ جدید تناظر میں فضلہ جات کا مناسب انتظام (Waste Management) اور آلودگی پر قابو پانے کے مترادف ہے۔

iv. راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا:

اس سے پہلے بھی ذکر ہوا، لیکن اس پہلو کو آلودگی کی روک تھام اور صفائی کے تحت دیکھنا ضروری ہے۔

حدیث:

"راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔"[20]

مقصد:

تکلیف دہ چیز سے مراد صرف پتھر یا کانٹا نہیں، بلکہ ہر وہ چیز ہے جو انسانوں یا جانوروں کے لیے مضر ہو، جس میں آلودگی پھیلانے والے مواد بھی شامل ہیں۔ یہ تعلیم ہر شہری کو اپنے ماحول کی صفائی کا ذمہ دار بناتی ہے۔

یہ تمام تعلیمات مل کر ایک مکمل ماحولیاتی ضابطہ اخلاق (Code of Environmental Ethics) تشکیل دیتی ہیں، جو نہ صرف سزاؤں یا قوانین پر مبنی ہے، بلکہ اس کا محرک ایمان، اجر کا حصول، اور اللہ کی مخلوق پر رحم ہے۔

یہاں پر ایک آخری اور ایک انتہائی اہم پہلو کو اجاگر کیا جاتا ہے جو منصفانہ تقسیم وسائل اور پانی کو ذاتی ملکیت سے مستثنیٰ رکھنے سے متعلق ہے، جسے اسلامی معاشیات اور ماحولیات میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

9. پانی اور اجتماعی وسائل کا حق (The Right to Water and Public Resources)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی اور آگ جیسے بنیادی وسائل پر ذاتی اجارہ داری کو سخت ناپسند فرمایا، اور انہیں تمام لوگوں کا مشترکہ حق قرار دیا۔ یہ اصول آج کے دور میں بنیادی انسانی حقوق (Basic Human Rights) اور وسائل کی مساوی تقسیم (Equitable Resource Distribution) سے مطابقت رکھتا ہے۔

i. پانی پر اجارہ داری کی ممانعت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

حدیث:

"تین چیزیں ایسی ہیں جن سے لوگوں کو نہیں روکا جانا چاہیے: پانی، چراگاہ اور آگ۔"[21]

مقصد:

ii. پانی (Water): زندگی کی بنیادی ضرورت ہے، اور کسی کو بھی اسے ضرورت مندوں سے روکنے کا حق نہیں۔ یہ اصول پانی کے منصفانہ استعمال اور پانی کی آلودگی پر قابو پانے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

iii. چراگاہ (Pasture): سے مراد وہ غیر آباد زمینیں ہیں جہاں جانور چر سکتے ہیں، جو حِمیٰ کے اصول کے تحت عوامی مفاد میں محفوظ کی جاتی ہیں، تاکہ غریبوں اور مسافروں کے جانوروں کو خوراک مل سکے۔

iv. آگ (Fire): سے مراد ایندھن یا وہ بنیادی حرارتی توانائی جو انسان کی بقاء کے لیے ضروری ہے۔

v. نجی کنویں کا استعمال: وہ کنویں جو کسی شخص نے ذاتی زمین پر کھودے ہوں، ان کا مالک ہونے کے باوجود، اگر کسی دوسرے شخص کے پاس پانی نہ ہو اور وہ شدید پیاس میں ہو، تو اس پر واجب ہے کہ وہ اسے پانی مہیا کرے۔

vi. زائد پانی بیچنے کی ممانعت:

حدیث:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زائد پانی (وہ پانی جو اپنی ضرورت سے بچ جائے) کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔"[22]

مقصد:

یہ تعلیم واضح کرتی ہے کہ فطری وسائل، خاص طور پر پانی، کو تجارت کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے جب تک کہ وہ لوگوں کی ضرورت سے زائد نہ ہو۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ غریب سے غریب شخص بھی پیاس کی حالت میں پانی تک رسائی سے محروم نہ ہو۔

جامع کتابی حوالہ جات کا خلاصہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات میں ماحولیاتی ذمہ داری کے لیے سب سے زیادہ مستند اور بنیادی حوالہ جات یہ ہیں:

* صحیح بخاری: (شجرکاری کو صدقہ، جانوروں سے رحم کا معاملہ)
* صحیح مسلم: (ہر زندہ جگر کی خدمت میں اجر، حرم کا تصور)
* سنن ابن ماجہ / سنن ابی داؤد: (پانی میں اسراف کی ممانعت، پانی پر اجارہ داری کی ممانعت)
* القرآن الکریم: (سورۃ البقرہ اور الانبیاء میں فساد فی الارض اور پانی کی اہمیت)

ماحولیاتی تعلیمات کا جدید اطلاق اور جامع خلاصہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات کو جدید ماحولیاتی علوم کی روشنی میں مندرجہ ذیل جدول میں پیش کیا جا سکتا ہے:

نمبر	نبوی تعلیمات میں اصول	کتابی حوالہ	جدید ماحولیاتی اصطلاح	مختصر تشریح
1	شجرکاری کو صدقہ قرار دینا	صحیح بخاری	Carbon Sequestration	درخت لگانا نہ صرف عبادت ہے بلکہ کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کر کے آب و ہوا کی تبدیلی کا مقابلہ بھی کرتا ہے
2	حیوانات سے شفقت	صحیح مسلم	Animal Rights/Welfare	ہر جاندار کے ساتھ رحم کا معاملہ کرنا، جسے آج کل جانوروں کے حقوق اور فلاح و بہبود کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے
3	وضو میں بھی اسراف سے ممانعت	سنن ابن ماجہ	Water Conservation/Efficiency	پانی کے ضیاع کو روکنا، جو موجودہ دور میں پانی کی کمی (Water Scarcity) کے پیشِ نظر سب سے بڑا چیلنج ہے
4	حِمٰی اور حرم کا قیام	صحیح مسلم	Protected Areas/Biodiversity	مخصوص علاقوں کو ریزرو (Sanctuary) قرار دینا، تاکہ جنگلی حیات اور حیاتیاتی تنوع (Biodiversity) کو تحفظ مل سکے
5	راستے سے تکلیف ہٹانا.	صحیح بخاری	Pollution Control	عوامی مقامات کو آلودگی سے پاک رکھنا

			Waste Management/	اور کچرے کا ذمہ دارانہ انتظام کرنا
6	جنگ میں بھی فصل نہ جلانا	مؤطا امام مالک	Environmental Law of Conflict	شدید ترین حالات میں بھی ماحولیاتی ڈھانچے اور غذائی تحفظ کو یقینی بنانا، جنگی قوانین میں ماحولیاتی تحفظ شامل کرنا
7	زمین پر خلافت اور امانت	القرآن ۲:۳۰	Sustainability/Stewardship	انسان کو زمین کا مالک نہیں، بلکہ ذمہ دار نگہبان بنانا تاکہ وسائل کو آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ رکھا جاسکے

حوالہ جات

1 (البقرہ ۲:۳۰)

2 قرآن سورۃ الرحمٰن ۵۵:۷-۸

3 صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح، حدیث نمبر 5055۔

4 کتابی حوالہ: صحیح بخاری، کتاب المزارعۃ، حدیث نمبر ۲۳۲۰۔ (بعض روایات میں 2329 یا 2466 بھی ہے، مفہوم وہی ہے)۔

5 کتابی حوالہ: یہ روایت مسند احمد میں موجود ہے اور صحیح الادب المفرد میں بھی نقل کی گئی ہے۔

6 قرآن مجید: سورۃ البقرہ ۲:۲۰۵

7 کتابی حوالہ: صحیح بخاری، حدیث نمبر 2466 اور صحیح مسلم، حدیث نمبر 5859۔

8 کتابی حوالہ: صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں یہ حدیث موجود ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر 3482)۔

9 کتابی حوالہ: سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد 5268 (یہ حدیث مختلف کتب میں تھوڑے سے فرق سے مروی ہے)۔

10 کتابی حوالہ: سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارت وسننھا، حدیث نمبر 425۔

11 قرآن مجید: سورۃ الانبیاء ۲۱:۳۰

12 کتابی حوالہ: سنن ابی داؤد، کتاب الطہارت، حدیث نمبر 26۔

13 کتابی حوالہ: صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث نمبر 9 اور صحیح مسلم 2335۔

14 کتابی حوالہ: سنن نسائی، کتاب الصید والذبائح، حدیث نمبر 4446۔

15 کتابی حوالہ: صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 2117۔

16 کتابی حوالہ: صحیح بخاری، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر 2373۔

17 کتابی حوالہ: صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3321۔

18 صحیح مسلم، کتاب الطہارت، حدیث نمبر 534۔

19 سنن ترمذی، کتاب الآدب، حدیث نمبر 2799۔ (اگرچہ یہ روایت ضعف رکھتی ہے، لیکن اس کا مفہوم صفائی کی ترغیب پر دلالت کرتا ہے)۔

20 صحیح بخاری، حدیث نمبر 2989۔

21 سنن ابن ماجہ، کتاب الرہون، حدیث نمبر 2473 اور سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 3477۔

22 صحیح مسلم، کتاب المساقات، حدیث نمبر 4004۔